سوال

(79) دوران خطبہ سجدہ تلاوت ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان المبارک کی انتیسویں رات کوایک خطیب نے وعظ کرتے ہوئے سورۃ الانشقاق کی آیت سجدہ تلاوت کی اورانہوں نے منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ کیا تقریر منقطع کرکے اس طرح سجدہ تلاوت کرنا درست ہے جبکہ سامعین اس کےلیے ذہنی طورپر تیارنہیں ہوتے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خطیب صاحب کا عمل سنت کے عین مطابق ہے۔ سامعین کے ذہنی طورپر تیارہونے نہ ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ابوسعید خدری سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیاکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر سورۃ ص کی تلاوت کی، جب آیت سجدہ پرپہنچے تونیچے اتر کر سجدہ کیااورآپ کے ساتھ لوگوں نے بھی سجدہ کیا۔ پھرایک دوسراموقع آیااورآپ نے اسی کی تلاوت کی، جب آپ سجدے کی آیت پرپہنچے تولوگ سجدے کےلیے تیارہوگئے تواللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

''یہ ایک نبی (داؤدعلیہ السلام) کی توبہ کا ذکر ہے لیکن میں نے تمہیں دیکھا ہے کہ تم سجدہ کرنا چاہتے ہو۔ چنانچہ آپ نے اتر کر سجدہ کیااورلوگوں نے بھی سجدہ کیا۔''

(ابوداؤد، سجودالقرآن، السجودفی ص۔ ح: 1410، دارمی، ح: 1474، حاکم: 1/284-285)

دوسرے خلیفہ راشد سیدناعمر رضی اللہ عنہ نے بھی خطبہ جمعہ کے دوران منبر سے اتر کر سجدہ کیا۔ ربیعہ بیان کرتے ہیں :

''عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن منبر پر سورہ نحل پڑھی جب سجدہ کی آیت وَلِلَّهِ يَسْجُدُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ (النحل: 16/49-50)تک پہنچے تو منبر سے اترے اور سجدہ کیا تولوگوں نے بھی ان کے ساتھ سجدہ کیا۔ دوسرے جمعہ کو پھریہی سورت پڑھی، جب سجدہ کی آیت پرپہنچے توفرمانے لگے :

''لوگو! ہم سجدہ کی آیت پڑھتے چلے جاتے ہیں پھر جوکوئی سجدہ کرے اس نے اچھا کیا اورجوکوئی نہ کرے تواس پر کچھ گناہ نہیں اور عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ نہیں کیا اورنافع نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا کہ اللہ نے سجدہ تلاوت فرض نہیں کیا، ہماری خوشی پر رکھا۔''(بخاري، سجودالقرآن، من رای ان اللہ عزوجل لم یوجب السجود، ح: 1077)

معلوم ہواکہ دوران خطبہ سجدہ تلاوت کرنے اورنہ کرنے کا اختیار ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ افکارِ اسلامی

قرآن اور تفسیر القرآن، صفحہ: 215

محدث فتویٰ